



فیلڈ مارشل کا بلوچستان میں عوامی حمایت سے امن یقینی بنانے کا عزم

فیلڈ مارشل کا بلوچستان میں عوامی حمایت سے امن یقینی بنانے کا عزم

چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عامر میر نے کہا ہے کہ بلوچستان میں امن کے لئے دہشت گردی کا خاتمہ ناگزیر ہے۔ پاکستان سے دہشت گردی اور اس کے سہولت کاروں کے مکمل خاتمے تک فوجی کارروائی جاری رہیں گی۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق فیلڈ مارشل آئی گنرہ رتھو 20 ویں اپریل ورکشاپ بلوچستان کے شہر ۱ سے ملاقات ہوئی جس کے دوران سید عامر میر نے دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے ختم کرنے کے پاکستان کے پختہ مزاحم کا اعلان کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ قدرت اور خارج اور قبضہ اور بدنامی کے خلاف ناگزیر اپریل ورکشاپ کے ساتھ جاری رہیں گے۔ سیکوری فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مسلسل کوشش عوام کی غیر متزلزل حمایت کے ساتھ بلوچستان میں دہشت گردی کے قیام کو کھینچنا نہیں دے گا۔ انہوں نے بلوچکار کیا ملک اور عوام کے لئے خطرہ بننے والے دہشت گردوں کے بنیادی ڈھانچے جہاں بھی موجود ہوں گے انہیں ختم کیا جائے گا۔ فیلڈ مارشل کا کہنا تھا کہ یہی سرتی سرپتی میں کام کرنے والے پارسی عناصر بلوچستان میں تشدد کو مسلسل ہوا دے رہے ہیں۔ یہ عناصر پاکستان کے استحکام کو نقصان پہنچانے اور امن خراب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تاہم پاکستان کی مسلح افواں عوام کے اتحاد، حوصلے اور مجاہدوں کے ان کے مذہم عزائم ناکام بنائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان پاکستان کا خضر ہے۔ یہ صوبہ قدرتی وسائل سے مالا مال ہے اور یہاں کے باہت محبت، دین اور ثابت قدم عوام اس کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ ان کے بقول وفاقی اور صوبائی حکومتیں بلوچستان کی سیاسی اور معاشی ترقی کے لئے مختلف ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کر رہی ہیں اور اس حوالے سے بلوچستان میں پائیدار اور امن کو ختمی کے لئے سول سوسائٹی، تعلیمی اداروں، میڈیا اور نوجوانوں کو شہر کا بد قابل ستائش

بے شک بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا اوقرتی و سائل سے مالامال صوبہ ہے اور جغرافیائی اہمیت، معدنی دولت، ساحلی بندر اور علاقائی روابط میں اس کا مرکزی کردار نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ جسے جب بھی ہے کہ پاکستان کے دشمن عناصر طویل عرصے سے بلوچستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان سازشوں کا مقصد صرف اس وقت و زمانہ کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ پاکستان کی معاشی و قومی یکجہتی اور علاقائی منصوبوں، بالخصوص گوادار دیگر ترقیاتی منصوبوں کو سبوتا کرنا بھی ہے۔

فیصلہ مارشل سید محمد منیر نے فیصلہ ورکراپ بلوچستان کے شرکاء ۱ سے خطاب کرتے ہوئے اسی تناظر میں دو لک الفاظ میں باور کرایا کہ سیکوریٹی و ذور عوامی حمایت سے بلوچستان میں امن کا قیام یقینی بنائیں گے اور وقتہ اندوستان کے خلاف کارروایاں پس پشت سے جاری ہیں گے۔ ان کا یہ اعلان بلاشبہ قومی عزم کی ترجمانی کرتا ہے کہ دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو جو سے اکھاڑ پھینکنے تکہ راست اپنی خوشن جاری رکھئے گے۔

پاکستان کے سیکوریٹی ادارے بار بار امریکی نشانہ بن چکے ہیں کہ مجاہدین بلوچستان میں سرگرم علیحدگی پسند دہشت گرد گروہوں کی مالی، تکنیکی اور جنگی معاونت کر رہا ہے۔ اور صرف ریاستی ادارے ہی نہیں بلکہ عام شہری بھی ان گزے ہوئے عناصر کا بھڑکنا ہیں۔ سیکوریٹی فورسز پر حملے، سرکاری تنصیبات کو نشانہ بنانا، ترقیاتی منصوبوں میں کٹھن کشی کرنا اور پانچواں آباد کاروں کے علاوہ دیگر بے گناہ شہریوں کی مارٹر ٹنگ بھی ایسی مذموم عملیات تھی کہ حصہ ہے۔ اس دہشت گردی کا مقصد بلوچستان کے عوام میں خوف و ہراس پیدا کرنا اور صوبہ کو ترکیبی کی راہ سے جہتانہ ہے مگر یہ عناصر نہ کیلے کامیاب ہوئے اور نہ آئندہ ہوں گے۔

گلو تیز روز دوستی میں ہے دہشت گردوں کی جانب سے ایڈیشنل سیشن جج اور ان کے گھن میں کی شہادت کا واقعہ دہشت گردوں کی بلوچستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی گھنٹاؤں کی منصوبہ بندی کا بھی شہانہ ہے جو آفسن کا اور قبال ذمت واقعہ ہے۔ عدلیہ کے ارکان کو نشانہ بنانا دراصل ریاستی اور کو فزہ کرنے کی ناکام کوشش ہے تاہم سیکوریٹری فورسز نے بروقت اور موثر جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھ دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا، جو اس امر کا بخوشی ثبوت ہے کہ دہشت گردوں کے لیے اب اس سرزمین پر کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اس طرح سیکوریٹری فورسز نے خوں میں اپریشن کے دوران چار دہشت گردوں کو جہنم واصل کیا جو اس امر کا ثبوت ہے کہ ملک بھر میں دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں اپنی قوت سے جاری ہیں اور ریاست بھر میں محاذ پر اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑ رہی ہے۔

ملک بھر دہشت گردی کے خلاف صرف ہندو کے زور نہیں جیتی جیتی

سکتی۔ اس میں ملوثی تعاون، سیاسی ہم آہنگی، موثر حکمرانی، معاشی ترقی اور سماجی انصاف کی بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ پاکستان سے اپنی وابستگی کا عملی ثبوت دیا ہے اور لاکھوں بلوچ شہری اس ترقی اور خوشحالی کے خواہاں ہیں جو کسی صورت وہی دہریہ ایجنڈے پر کام کرنے والے دہشت گرد گروہوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس تناظر میں آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاست اور عوام کے مابین اعتماد کے رشتے کو مزید مضبوط بنا جائے، جو نوجوانوں کو تعلیم، روزگار اور ترقی کے بھرپور مواقع فراہم کیے جائیں اور بلوچستان کے وسائل سے سب سے پہلے وہاں کے عوام کو مستفید ہونے کا موقع مل جائے۔

ہے۔ ٹیک بلیوچستان میں دہشت گردی کا سہارا پاکستان کی قومی سلامتی، استحفاظی امور اور علاقائی امن کے ساتھ براہ راست تھرو ہے۔ چنانچہ وہ عناصر کو اس محاذ پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا تو پاکستان کے ترقیاتی منصوبے، سرمایہ کاری اور علاقائی روابط میں مضبوطی حاصل ہوگی۔ اس تناظر میں ضروری ہے کہ پوری قوم اپنی افواج، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور بلوچستان کے محبت و امن خواہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرے اور قہر سے سختی پر چڑھنے سے گریز کرے۔ آج دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم یکجہتی سے مل جل کر ایک صفے پر ہے۔ اس حوالے سے بلوچستان کے عوام اور سکیورٹی فورسز کا یہی اعتقاد امن کی سب سے مضبوط بنیاد ہے اور جو عناصر یہی اشاروں پر وطن عزیز کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں، انہیں قانون کے مطابق انجام تک پہنچانا ریاست کی آئینی ذمہ داری ہے۔ اس میں کوئی دو راہ نہیں ہے کہ پاکستان کی جی ڈی و بہادر افواج اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس ذمہ داری کو پوری ذہانت، پیشہ ورانہ مہارت اور قربانی کے جذبے کے ساتھ نبھائیں۔ یہیں چنانچہ عوام کے ہر چہرہ پر تعاون اور اتحادی امور غیر متزلزل عزم کے ساتھ دھندوں میں کوئی جب بلوچستان مکمل امن، استحفاظی اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوگا اور دشمن کی کردار کرنے کی سراسر ہمیشہ کے لیے ناکام ہو جائے گی پاکستان ہمیشہ زندہ رہے۔

[illegible]

محمد اکرم چوہدری

قیادت کرنے والے پسپا ہلکان اور پسپا کی
اقلیتی پس منظر نظر رکھنے والے رہ رہا ہے۔
جولائی 2026ء میں انہوں نے اس کا سکاٹ لینڈ کی
قیادت سے پیچھے ہٹنے کا اختیار کر کے برطانوی
حکومت کے کاروبار، عدت، سائنس اور
تجارت سے متعلق شعبے میں وزارت ذمہ داری
قبول کی اور تاحیات رکن کی حیثیت سے ایوان
بالا میں شامل ہوئے۔ اس فیصلے کو جب اہل
نئی ٹوی ذمہ داری اور پاکستانی خاواہ برطانوی
خاندان کے لیے غیر معمولی کامیابی کے طور پر
دیکھا گیا، وہیں ایسے فائنل اور مضامین سابقین
رہنے والے پسپا کی پی پی پی۔
یہاں خراج تحسین کے ساتھ ایک اصولی بات
کہنا بھی ضروری ہے: جمہوری سیاست میں ہر
غائب صرف اعزاز نہیں، انصاف کا نیا
دروازہ بھی ہوتا ہے ایوان بالا کی رکنیت یا
وزارت منزل نہیں بلکہ ثابت کرنے کا موقع ہے
کہ ایک شخص اپنے خاندانی نام، سیاسی تجربے
اور نئی ذمہ داری کو بھی سمجھو، موصیٰ ترقی
تجارت اور مختلف کیمپوز کے درمیان اعتماد
میں

چند روز پہلے کی بات ہے،
 میں اور بزرگ عالم ازاد شریف نے آزاد شریف
 کے لیے یہ خطاب کیا۔ جب حاضرین کے حساب
 سے ٹھیک تھا۔ مطلب، ٹھیک سی تھا۔ خطاب
 میں ازاد شریف نے یہ خواہش ظاہر کی کہ انہیں
 آزاد شریف کا دوز بزرگ خطاب نام دیا جائے۔
 ہمارے پاس ”تقریر کیوں“ کے دوز پر نظر
 کرنے کی مثالیں بھی موجود ہیں معین قریشی
 شاکت عزیز پر برطانیہ امریکہ کے شہری تھے۔
 دونوں پاکستان کے دوز بزرگ تھے۔ انہیں
 کوئی پناہ نہیں مل سکی۔ اپنی مرضی سے یا بد
 پوری ہوئے پر ہی گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دیر غمراہ کیوں نہ بن چاہتے ہیں جو کوئی ملک
 نہیں، ایک انتہا پسند مارا رہے کہ قلعے پر
 ٹھیک سے دکھائی گئی نہیں ہے اور اس باجی محمدی
 اس قلم کار تین چار زاد شریف رائے ہوں تو ایک
 لا اور ہے۔
 تادیب فرود نہ کر کے اب بعد چھوکتے وہ جاتے
 اس خواہش کی جھٹکائی گئیں۔
 پہلی تو شاہ ہے اب کوئی زاد شریف نہیں بار
 دیر غمراہ ہے، ایک بار کئی سے پوری کر کے
 کے۔ زاد شریف میں بھی ایک دو بار لیا ہے کہ
 دیر غمراہ مٹ پوری نہیں کر لیں باعوم

پاکستان کی تاریخ قربانیوں، جیسے جنگوں ان شہداء کے بارے میں جس جنوں نے اپنے خاندان، اپنی خواہشات اور اپنی زندگی کے نام کر دی ہوں کو اختلاف رائے کے باوجود احترام، اعتراف اور قومی ذمہ داری کو مقدم رکھنا چاہیے۔ شہداء کی ایک شہرہ کے شہداء کے فیصل کے پوری قوم کا مشترکہ سرمایہ ہوتے ہیں۔ اسلام نے بھی شہادت کو انتہائی بلند مقام دیا گیا ہے۔ قرآن

علی انور

مجید میمن (ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے، انہیں مردہ نہ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم مشرکوں سمجھو۔ انہیں رکھتے۔" (سورۃ البقرہ: 154)۔

آیت شہادت کے عظیم سرمایہ کو واضح کرتی ہے۔ اگرچہ دینی اعتبار سے "شہید" کا اطلاق مخصوص شرعی مفہوم رکھتا ہے، لیکن پاکستان میں جن کے دفاع میں جان دینے والوں کے لیے "شہداء" کے اطلاق کو وسیع استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کو تشکیک و پوچھوں سے دشت گردی کے خلاف ایک طویل جنگ کا

پاکستان کی تاریخ قربانیوں، جیسے جنگوں ان شہداء کے بارے میں جس جنوں نے اپنے خاندان، اپنی خواہشات اور اپنی زندگی کے نام کر دی ہوں کو اختلاف رائے کے باوجود احترام، اعتراف اور قومی ذمہ داری کو مقدم رکھنا چاہیے۔ شہداء کی ایک شہرہ کے شہداء کے فیصل کے پوری قوم کا مشترکہ سرمایہ ہوتے ہیں۔ اسلام نے بھی شہادت کو انتہائی بلند مقام دیا گیا ہے۔ قرآن

علی انور

مجید میمن (ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے، انہیں مردہ نہ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم مشرکوں سمجھو۔ انہیں رکھتے۔" (سورۃ البقرہ: 154)۔

آیت شہادت کے عظیم سرمایہ کو واضح کرتی ہے۔ اگرچہ دینی اعتبار سے "شہید" کا اطلاق مخصوص شرعی مفہوم رکھتا ہے، لیکن پاکستان میں جن کے دفاع میں جان دینے والوں کے لیے "شہداء" کے اطلاق کو وسیع استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کو تشکیک و پوچھوں سے دشت گردی کے خلاف ایک طویل جنگ کا

دوسری عالمی جنگ کے بعد
 متفقہ اقدام، قائم کی گئی اقوام عالم سے ایک
 عدہ کیا گیا تھا کہ آئندہ بین الاقوامی
 حالات کا فیصلہ جنگ کے میدان میں نہیں
 ہوگا۔ جنگ کے دوران کی حالت میں ہوگا۔ اقوام متحدہ
 کے منشور نے طاقت کے استعمال پر پابندی
 لگائی اور ایسا توں کی خود مختاری کو عالمی
 امن کی بنیاد قرار دیا۔ لیکن آج جب امریکہ
 اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملے
 ہو رہے ہیں تو کراؤں پر بستے، دلاسلہ اربوں
 انسانیں ہولناچیاں دیکھتے ہیں۔ حق بجانب ہیں کہ
 بین الاقوامی قوانین واقعی سب کے لیے
 برابر ہیں اس کا اطلاق صرف کمزور
 ایسٹون تصدود ہو چکا ہے۔ یہ سوال کسی
 ایک ریاست کے حق یا مخالفت کا نہیں، بلکہ
 عالمی قانون کی افہامی سادہ ہے۔ اگر عالمی
 امن کا اطلاق یکساں نہ ہو تو اقوام متحدہ
 کے منشور، بین الاقوامی عدالت انصاف اور
 عالمی انصاف کے تصور کی حیثیت کیا رہ جاتی
 ہے؟
 متفقہ اقدام کے منشور کے مطابق ہر ریاست کی
 ذاتی سبب اور خود مختاری بین الاقوامی
 قانون کا بنیادی اصول ہے۔ منشور کا آرٹیکل
 (4) کہتی ہے ریاست کے خلاف طاقت

چودھری سرور سے انس سرور مک، محنت اور میراث (آخری قسط)

کرنے کے لیے اس طرح استعمال کرتا ہے۔ خدمت اور انس سرور کی نسل کی نمائندگی۔ یہ سیاست، خدمت اور وارث کی ایک کھون سے ہر کس ایک کھون کو مضبوط رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ خدمت نمائش سرگرمی دے، سیاست ذاتی مفاد سے بلکہ ہر اور نسل ماضی کا کامیابیوں پر اکتفا کرنے کے بجائے مستقبل کے لیے اپنا اخلاقی چارہ چھوڑ کر سبکی داناں پر کامیاب خاندان، سیاسی شخصیت اور جانشین کے لیے ضروری ہے۔

ان کے لیے اس طرح استعمال کرتا ہے۔ انس سرور کا کامیابی پر خوشی، بھانجا کے لیے سب سے بڑی مہاراجہ مستقبل میں کامیابی کا کامیابی ہوگی، ان کی اصل آزمائش یہ ہوگی کہ وہ منسوب کو خوشی یا سرتی نہیں بلکہ عام شریوں، اسکاٹ لینڈ، برطانیہ اور ان کی تجارتی روابط کے نتیجے میں خدمت میں بدگلی، دلدے برطانوی دارالحکومت میں تاریخ رقم کی گئی ہے کہ اسے اس رسول

ہے کہ وہ ایران بالا اور حکومت میں کس نوعیت
کی تیراٹ چھوڑتے ہیں۔
دراخت جہدوں کی کہیں بالادستی
چوہدری محمد سرور اور اس سرور کے سیاسی سڑکو
صرف اپور ہینے کی کامیابی کے طور پر کہنا
محدود اور بوجہ اصل اہمیت اس بات کی
ہے کہ ایک بات میں خاندان نے دھنسلوں
میں برطانیہ کی جمہوری سیاست میں نمایاں
مقام حاصل کیا لیکن کسی خاندان کی حقیقی
ظہنیت اس کے منتقل کردہ جہدوں کی تعداد
سے جانی جا سکتی ہے۔ جہدہ دراخت بوسکتا ہے ناہی
عزت نہیں۔ اس منتقل بوسکتا ہے مگر کردار
نہیں۔ دواہل کتے ہیں مگر حکومت اور
نسل کوئے سرے سے حاصل کرنا ہوتا ہے۔
چوہدری محمد سرور کی داستان میں سب سے
طاقت ور علامت شاہین اس کے حاصل کردہ
مناصب نہیں بلکہ اس کی تعداد ہزار ہے ایک
کسان کا گھر، جناب کا ایک قصبہ، محدود
واہل اور پھر خانیہ کے اہل، پاکستان
کا گورنر ہوا جس، فلاحی ادارے اور اعلیٰ تعلیمی
کا عالمی سیاسی مظنارے بایکجہاں ہے۔ سزنا
نوجوان کے لیے امید کا پیمانہ ہے جو
محمودی کو اپنی تقدیر سمجھتے ہیں۔ بایک
تقدیر کے کہ غربت شرمندگی نہیں ہے، تعلیمی
تقدیر سے پہلے آغاز رکاوٹ نہیں ہے۔
مقصود ہے محرمی معمول کردی ہے لیکن اس
کامیابی میں اہل اقتدار کے لیے ایک نتیجہ بھی
پیشہ ہے۔

سرور خاندان کے سفر کی خوب صورتی اسی میں
ہے کہ اس کے تین نمایاں پہلو ایک دوسرے
سے جڑت دکھائی دیتے ہیں: چوہدری محمد
سرور کی سیاسی جدوجہد، بروہن سرور کی سماجی

چوتھی بار کا وزیراعظم

[illegible]

وزیر اعظم اور ایک بار مظفر آباد کیا۔ اور کیا چاہیے۔ یہاں موٹروے وغیرہ بنا کر اسے مقبول ہو جائیں گے، اگر انکیشن بھی جیت جائیں۔ یوں پانچ بار کے وزیر اعظم کھانا کے قابل ہو جائیں گے۔

شہداء ہماری قوم کا فخر ہیں

سامنا کرتا ہے۔ اس دوران ہزاروں فوجی افسران، جانوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے اپنی جانوں کا قربان کر دیا۔ مثالی دہرے ستارے سے لے کر سولت، تبحر، دیوانہ پان اور ملک کے دیگر علاقوں تک بے شمار ایسے جوان ہیں جنہوں نے اپنے خون سے اس کی بنیاد رکھی۔ ان قہریلوں کو فراموش کرنے کی تاریخ کے ساتھ انصاف ہوگا اور ان کی آواز بلند ہوگی۔ ان کے پاس فوج کے سرفہرست جنگی جواؤں پر ہی خدمات انجام دینے والے بلکہ قدرتی آفات، زلزلوں، سیلاب اور دیگر قوتی ہرجائوں میں بھی عوام کی مدد کے لیے ہمیشہ مصروف ہیں اور کردار ادا کیا ہے۔ انھوں نے متاثرین کی، بیماری، امدادی کارروائیاں اور مشکل حالات میں، یا حتیٰ اداروں کی معاونت اس کی خدمات کا اہم حصہ رہی ہیں۔ سیاسی اختلافات، جمہوری مشاغل کا ماحول ہیں مگر ان کے ساتھ ساتھ ان کے پاس کائنات کی ساری طاقت کا حصہ ہوتا ہے۔ یہی چیزیں کوئٹہ اور

بین الاقوامی قوانین اور مشرق وسطیٰ کی نئی جنگ

الصلوات کے آریژنل 8 کے تحت جنگی جرائم کا صرف دو ریاستوں کے درمیان ممکن ہے۔

قانون، اقوام متحدہ، جینیوا کنونشن اور انسانی حقوق کے دروازے پر مسلسل دھک دے رہے ہیں۔ اگر طاقت کی اصفاف کا معیار بن جائے تو پھر بددلتوں کے ایوان، سفارت کاری کی میزیں اور عالمی معاہدے شخص خوبصورت الفاظ کا مجموعہ رہ جاتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ملتیں کھواری دھار پر ضرور قائم رہیں مگر کسی کھواری کے سہارے ہمیشہ قائم نہیں رہ سکیں۔ وہ مہنگا، برطانیہ اور سوویت یونین، سب نے طاقت کی معراج دیکھی مگر وقت نے ثابت کیا کہ وہ صرف اصفاف کو حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہی ابدی سبق ہے جسے موجودہ جیاست کے طاقتور کھاد یا شاید ارمیں کر چکے ہیں۔ دنیا کے طاقتور ممالک اگر قانون کو اپنی مصلحت کے مطابق استعمال کریں اور ضرور ریاستوں سے اس کی مکمل پابندی کا مطالبہ کریں تو پھر اصفاف کا ترازو جھک جاتا ہے۔ قانون کی غفلت اس وقت برتر رہتی

ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حالیہ حملے ہے جب وہ طاقتور اور کمزور، دونوں کے لیے

اصل عظمت یہ ہے کہ انسان بلندی پر پہنچ کر
بھی زمین سے اپنا رشتہ قائم رکھے۔
جو پوری عمر محرومی فلانی مگر میرا اس تعلق
کی علامت ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی
کے تجربے کو یہ سمجھنے میں استعمال کیا کہ
اسانوں کے لیے ہوگی، خدمت عزت نفس
کے ساتھ ہوگی اور کامیابی اپنی جہت سے
لوگوں کو فخر حاصل کرنے کا بہانہ نہیں بنے گی
تاریخ میں ہے، شاہ لکھنؤ ایوانوں تک پہنچنے
ہیں، مگر چند ہی دلوں تک پہنچ پاتے ہیں
بہت سے لوگ عہدے حاصل کرتے ہیں،
مگر کم لوگ اپنے منصب کو بھی دے پاتے
ہیں بہت سے خاندان طاقت کی وراثت
چھوڑتے ہیں، غرض خلیفہ وہ ہیں جو
خدمت کی روایت چھوڑنا نہیں۔

چو دریا چھڑ چھڑ دے، پھر سرور کو اور اس سرور
کے اس سڑکا مکمل سن بھی کہے ہے کہ اس
میں مٹی کی خوش بو، بھرت کی کھن، بھرت کا
پیسہ، سیاست کی آزمائش، خدمت کی روشنی
اور فی نسل کی امیدیں رنگ موجود
ہیں۔ ہونے کو نیک سنگھ کے ایک کسان گھر نے
سے شروع ہونے والی یہ داستان اب بھی
مکمل نہیں ہوئی۔ اس کے اگلے ایوایب
ابھی تک ملے ہیں۔ ان کے تاریخ کی نگاہ
بیمش اس سوال پر رہے گی کہ اس کی نگاہ
لے، یہ فیض ان صاحب سے انسانیہ کویت
کتنی فائدہ پہنچا؟ یہ کسی زندگی کا سب
سے بڑا اعزاز، سب سے معتبر تعارف اور
سب سے بے انبیاور خورشے۔

[illegible]

انہیں جاننے والے انہیں انسان کے
روپ میں فرشتہ کہتے۔ مومن پر بتاریکی
آزمائش، ایک حدیث کے مطابق اس کی
مغفرت اور اجر کا باعث ہوتی ہے۔ خدا
ان کی روح پر رستوں کی بارش فرمائے۔

[illegible]

کیاں ہو۔ یہ جنگ صرف اس کی نہیں ہے، یہ فسادِ عالم کا بھی ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف عالم اسلام کی واحد ایسی قوت ہے بلکہ اس کی سفارتی تاریخ میں سعودی عرب اور ایران، دونوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات کی ایک روشن روایت موجود ہے۔ یہی دوسرا ہے جسے جنگ کی آنکھ بھانسنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم انہی فعال سفارتی کردار اور کرتے و چیں پر توجہ دے اور ان کے درمیان اعتماد کی بنیاد پر توجہ کریں۔ مسلم دنیا کو تقسیم نہ جانے، اتحاد کا بیج نہ پھیلنے اور اس کی ممانعت نہ کرنے کی بجائے جس سے مشرق وسطیٰ میں خون کی جگہ صلہ

پاکستان سمیت تمام زوردار ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دہریہ جنگ بندی، مذاکرات، اقوام متحدہ کے ممبر کردار اور بین الاقوامی قانون کی بالادستی کی حمایت کریں۔ تاریخ کا فیصلہ میدان جنگ میں نہیں بلکہ اضافہ کے اسرو پر طے کرنے کی ضرورت ہے کہ دنیا طاقت کے قانون پر چلے گی یا قانون کی طاقت پر۔

وجود و موجودہ صورتحال میں پاکستان پر ایک تاریخی کی ایک تاریخی خدمت بھی ہوگی۔

نوٹ:- کالم نگاروں کی اپنی رائے سے اس سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]
